اخبار امت

الجزائر: کیا ہو رہا ہے؟

مسلم سجاد

برادر اسلامی ملک الجزائر سے روز قتل و غارت کی خبر آتی ہے۔ اکا دکا نہیں' درجنوں نہیں' سیکڑوں بے گناہ عام لوگ' خاندان کے خاندان ذبح کیے جا رہے ہیں' زندہ جلائے جا رہے ہیں' ٹکڑے کیے جا رہے ہیں' عصمت دری کی جا رہی ہے۔ الجزائر کے عوام کو اور بین الاقوامی دنیا کو وہی خبر پہنچتی ہے جو خوف زدہ پریس کو اچھی طرح سنسر کرنے کے بعد شائع کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ گذشتہ ۶ برس میں ۵۰ صحافی ہلاک کیے جا چکے ہیں! بین الاقوامی ذرائع نے بھی اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور سرکاری ذرائع سے ملنے والی خبر پھیلانے پر اکتفا کر لیا جاتا ہے۔ قتل و غارت کی کوئی آزادانہ تحقیقات نہیں کی گئی ہیں۔ "زیادہ تر قتل دارالخلافہ کے جنوب میں قصبات کی ایک مثلث میں ہو رہے ہیں جہاں سرکاری افواج بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن یہ فوجی تقریباً ہر روز رات کو آنے والے مسلح گروہوں کو روکنے کے لیے اور شہریوں کو قتل عام سے بچانے کے لیے اپنی بیرکوں سے برآمد نہیں ہوتے' جبکہ قتل و غارت ان کے بالکل پاس ہی (next door) ہو رہا ہوتا ہے" (دی اکنومسٹ' ۶ ستمبر ۹۷)۔

۱۹۹۲ کے عام انتخابات میں پہلے راؤنڈ میں اسلامک فرنٹ کی واضح کامیابی کے بعد' اسے حکومت بنانے کے جمہوری حق سے محروم کرنے کے لیے فرانس اور مغربی ممالک کی آشیرباد سے فوج میدان میں اتر آئی۔ بیشتر منتخب ممبران کو جیلوں میں بند کر دیا گیا اور تعذیب کا شکار بنایا گیا۔ ہر طرح کی پابندیاں لگا دی گئیں۔ اسلامک فرنٹ کے معروف رہنما عباسی مدنی اور بلحاج بھی جب ہی سے گرفتار ہیں۔ ساتھ ہی تشدد کی کارروائیاں شروع ہو گئیں۔ فرانس کے اخبار لی فگارو کے مطابق مئی ۹۷ تک ۳ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بیشتر قتل ان علاقوں میں ہوئے ہیں جو فرنٹ کے مضبوط علاقے ہیں۔ حکومت ان کا الزام مسلح مزاحمتی گروہ (جی آئی اے) پر لگاتی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ حالات قابو میں ہیں اور وہ دہشت گردی کا خاتمہ کرنے کے قریب ہے۔ اکنومسٹ کے مطابق: "پہلی بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور دوسری بات بالکل غلط ہے"۔

مغرب جمہوریت کا علم بردار ہے لیکن الجزائر میں جمہوریت کے قتل پر اس نے کسی تشویش کا اظہار نہیں کیا۔ انسانی حقوق کا علم بردار ہے، لیکن اتنے بے گناہوں کے بے دردانہ قتل پر کوئی آواز نہیں۔ اسلامی قوتوں کی مخالفت کے لیے دلیل یہ دی جاتی ہے کہ یہ جمہوریت دشمن ہیں اور حکومت میں آنے کے بعد حکومت چھوڑیں گے نہیں۔ لیکن جن سیکولر ستوں کے سر پر ان کا ہاتھ ہے، ان کا حال یہ ہے کہ ۳۰ سال مسلط رہنے کے بعد، جب عوام نے انھیں ووٹوں سے مسترد کر دیا، تب بھی وہ اقتدار سے چمٹے ہوئے ہیں اور اہل وطن کو خون سے نہلا رہے ہیں۔ فرانس اور مغربی ممالک کے لیے یہ کافی ہے کہ فوجی حکمرانوں نے جون ۹۵ میں ایک انتخابی ڈھکوسلے میں زیروال کو صدر منتخب کروالیا ہے۔ اب جون ۹۷ کے عام انتخابات میں صدر کی پارٹی کو اکثریت دلوانے کے لیے کھلی دھاندلی کی گئی۔ اخبار الاہرام نے ایک الجزائری افسر کے حوالے سے لکھا ہے کہ حقیقی نتائج بالکل مختلف تھے۔ صدر کی پارٹی کو صرف ۵۰ سیٹیں ملیں، جبکہ نتائج میں اسے ۱۵۵ دی گئیں۔ ۱۹۹۲ کے انتخابات کے بارے میں بھی اس وقت کی حکمراں پارٹی کے ذمہ دار نے اب انکشاف کیا ہے کہ اسلامک فرنٹ کو پہلے راؤنڈ میں ۲۴ سیٹوں سے محروم کیا گیا تھا ورنہ اسے پہلے ہی راؤنڈ میں مطلق اکثریت حاصل ہو جاتی (امپیکٹ، اگست ۹۷)۔

ان سب حقائق سے بھی الجزائر کی ناجائز حکومت کے سرپرستوں کی جمہوری حس پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ آئی ایم ایف حکومت کی معاشی پالیسیوں کی تحسین کرتا ہے، یورپی ممالک کے تجارتی وفود برابر آتے ہیں، بین الاقوامی کانفرنسوں کی میزبانی بھی ہوتی ہے، جیسے سب کچھ ٹھیک ہے۔

جولائی میں عباسی مدنی کو رہا کیا گیا تھا تو یہ امید ہوئی تھی کہ شاید ان انتخابات کے بعد حکومت کچھ اعتماد محسوس کر رہی ہے اور کوئی راستہ چاہتی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اب امریکہ چاہتا ہے کہ معتدل گروہوں کو حکومت میں شریک کیا جائے۔ امریکہ کے تحقیقی ادارے بتا رہے ہیں کہ موجودہ صورت میں حالات قابو میں نہیں آئیں گے اور زیادہ انتہا پسند آیندہ اقتدار میں آکر مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ خیال ہے کہ سابقہ روابط کی بنیاد پر اس مفاہمت میں نیلسن مینڈیلا کردار ادا کریں گے جن کے دورہ الجزائر کا اعلان ہوا ہے۔ ماضی میں افریقن نیشنل کانگریس کے نوجوانوں کو الجزائر میں تربیت دی جاتی تھی۔ دوسری طرف اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان نے پہلی بار پریس کانفرنس میں الجزائر کی صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "امید ہے کہ تشدد کے خاتمے کے لیے فریقین کی حوصلہ افزائی کے راستے تلاش کیے جائیں گے"۔ الجزائر کی حکومت نے اسے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا۔ عباسی مدنی نے عنان کے اس بیان کو خوش آمدید کہا اور اپنے ایک خط میں پیش کش کی کہ وہ فوری طور پر خوں ریزی بند کرنے کی اپیل کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن شاید یہ الجزائر کی حکومت کے منصوبے کے مطابق نہیں تھا۔ عباسی مدنی کو گھر پر نظربند کر دیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا ایک گاؤں اور بستی بن گئی ہے، لیکن بستی کے ایک محلے میں کھلا ظلم ہو رہا ہے اور بستی والوں کو خبر نہیں۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ یک طرفہ تصویر پیش کرتے ہیں کہ مسلم گوریلے کارروائی کر

رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے اخبارات بھی بلاتکلف یہی خبر نقل کرتے ہیں۔ اصل حقیقت کے گرد خاموشی کی دیوار ہے۔ بہت دیر ہو چکی ہے' اب وقت آگیا ہے کہ بے خبری اور خاموشی کی یہ دیوار توڑی جائے۔ حقائق معلوم کرنے کے لیے بین الاقوامی مشن الجزائر جائیں' آنکھوں سے دیکھیں اور لوگوں سے ملیں اور دنیا کو بتائیں کہ الجزائر میں کیا ہو رہا ہے؟

او آئی سی سے تو توقع نہیں ہوتی کہ وہ کوئی اقدام کرے' اس لیے کہ سب اپنے شیشے کے گھروں میں ہیں' لیکن امت مسلمہ کا درد رکھنے والے ادارے' اخبارات اور ایجنسیوں کو آگے بڑھنا چاہیے' اور اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔ مغرب کو اس کا فرض یاد دلانا کافی نہیں۔ شکایت تو اپنوں سے ہے کہ سب کچھ اتنی خاموشی سے برداشت ہو رہا ہے۔ بین الاقوامی اداروں پر اتنا دباؤ پڑنا چاہیے کہ اقدام کرنے پر مجبور ہوں' اور الجزائر کی حکومت کو اجازت دینا پڑے۔ مغرب کو تو یہ فکر لاحق ہے کہ الجزائر میں اسلامی فرنٹ کو اقتدار مل گیا' اور تبدیلی کی لہر شروع ہو گئی تو ایک طرف مصر تک اور دوسری طرف بحیرہ روم پار کر کے ان کے علاقوں میں نہ آ جائے' اسی لیے وہ چھ سال سے ظالم اور ناجائز حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں' لیکن مغرب کے باضمیر لوگوں کو بھی جگایا جا سکتا ہے۔ اصل فرض خود ان مسلمان ملکوں کا ہے' جہاں جمہوری اقتدار رائج ہیں اور جہاں مسلمانوں کے آزاد ادارے موجود ہیں۔ الجزائر جانے کے لیے وفد تیار ہوں چاہے حکومت انکار کرے' الجزائر کے سفیروں کو ہر جگہ جواب دینا پڑے کہ ان کے ملک میں شہری کیوں قتل ہو رہے ہیں؟ الجزائر کی صورت حال کو برداشت کیے جاتے رہنا' اب برداشت نہیں ہونا چاہیے۔

فلسطینی مقتدرہ: تہمت خود مختاری کی

محمد ایوب منیر

اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کا عرفات سے مطالبہ ہے کہ "چھوٹی مچھلیاں (sardines) نہیں' بڑی مچھلیاں (sharks) پکڑو۔ وہ نہیں' جو کارروائیاں کرتے ہیں' وہ جو منصوبے بناتے ہیں' ہدایات دیتے ہیں"۔۔۔ فلسطینی جاں بازوں کی کارروائی میں چند اسرائیلی شہریوں کی ہلاکت کے بعد' بین الاقوامی میڈیا یہی تصویر پیش کر رہا ہے کہ یہودی معصوم' پرامن ہیں' اور فلسطینی ظالم و دہشت گرد۔ صدر کلنٹن براہ راست ٹی وی پر آکر عرفات سے مطالبہ کر رہے ہیں' وزیر خارجہ آل برائٹ موقع پر پہنچ کر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ عرفات حماس کا قلع قمع کرے' ورنہ یہ نیک کام اسرائیلی افواج اس کے نام نہاد خود مختار علاقوں میں داخل ہو کر خود انجام دیں گی۔

اس سال مارچ اپریل سے' القدس کے مشرقی علاقے میں ۳۰ ہزار افراد کے لیے مکانات کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ اوسلو معاہدے (اور جینوا کنونشن) کی اس کھلی خلاف ورزی پر اقوام متحدہ اسرائیل کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ ایک بے ضرر قرارداد پاس ہوئی اور وہ بھی امریکہ نے ویٹو کر کے اسرائیل کو کھلی چھٹی دے دی۔ اہل